سوال

سگریٹ نوشی وغیرہ کرنے والے کی امامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیہ والافتاء کی فتوی کمیٹی کے سامنے وہ سوال آیا جو کہ عزت آب جناب ڈائریکٹر جنرل کی خدمت میں کبار العلماء کمیٹی کے سیکرٹری کی طرف سے (حوالہ نمبر 151/6 پیش کیا گیا تھا اور جس کی عبارت یہ ہے "نماز کا وقت ہو گیا تھا اور میں نے باجماعت نماز پالی لیکن جب میں آگے بڑھا تو معلوم ہوا کہ امام ان لوگوں میں سے ہے سگریٹ نوشی کرتے یا سویکہ استعمال کرتے ہیں جسے منطقہ جناب میں "شمہ" کہا جاتا ہے یا درخت قات کے پتوں کو یا ان سب چیزوں کو استعمال کرتے ہیں جب مجھے یہ معلوم ہوا تو میں نے اس امام کے ساتھ نماز ادا کی بجائے انفرادی طور پر نماز پڑھ لی اور بعض نمازیوں نے مجھے کہا تم نے یہ غلط کام کیا ہے کیا یہ واقعہ ہی میری غلطی تھی اور یہ جائز تھا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ مل کر نماز ادا کرتا یا میرا الگ نماز پڑھنا درست تھا؟ اور یہ میں نے اجتہاد کی بنیاد پر ایسا کیا اور میں نے الحمد اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے آج تک ان چیزوں میں سے کبھی بھی کوئی چیز استعمال نہیں کی تو کیا جو شخص ان چیزوں کے استعمال کا عادی ہے وہ لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمیٹی نے اس سوال کا حسب ذیل جواب دیا: سگریٹ نوشی حرام ہے اور اس کے پینے پر اصرار اور دوام ہمیشگی کرنا حرمت میں اور بھی اضافہ کر دیتا ہے کیونکہ یہ خبیث چیزوں میں سے ہے اور خبیث چیزوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ ... ١٥٧ سورة الاعراف

"اور وہ ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں"

سگریٹ اور تمباکو نوشی مضر صحت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(لاضرر ولاضرار) (سنن ابن ماجہ)

یعنی "کسی سے نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔"

جو شخص تبا کو نوشی میں مبتلا ہو اسے امام بن کر نماز پڑھانی چاہیے الا یہ کہ مقتدی بھی اسی کی طرح یا اس سے بڑھ کر تمباکو نوشی کرنے والے ہوں لیکن یہ واقعہ تمہاری غلطی تھی جو تم

نے ان کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کی بجائے الگ نماز پڑھی کیونکہ پانچوں نمازوں کو باجماعت ادا کرنا فرض ہے جیسا کہ کتاب وسنت کے دلائل سے یہ ثابت ہے اور پھر جب تم نے امام کے تمبا کو نوشی کی وجہ سے جماعت ترک کردی تو واجب تھا کہ کسی دوسری جماعت کے س اتھ شامل ہو کر نماز ادا کرتے اور اگر حالات ایسے تھے کہ کسی دوسری جماعت کے ملنے کی امید نہ تھی تو پھر اس جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لیتے تاکہ فرض نماز باجماعت ادا ہوتی اور ادلہ شرعیہ سے یہ ثابت ہے کہ گناہ گاروں کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص511

محدث فتویٰ